



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۳۵ — جلد ۱۲ | لودیانہ ۲۷ - اگست ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبار

شملہ پر خبر آئی ہی کہ روسیوں نے اپنے وعدے کے برخلاف درہ ذوالفقار پر قبضہ کر لیا ہی۔ سرحد بندی کا فیصلہ کرنے اور روسیوں کی پیشقدمی کی حرکات کو دیکھتے رہنے کی غرض سے وسط ایشیا میں کمیشن کی تقرری ہمیشہ کے واسطے مناسب خیال کیجاتی ہی۔ خبر ہی کہ ۶ ہزار روسی کسپین کو عبور کر آئے ہیں اور ٹرانس کسپین ریلوے کی تیاری میں مصروف ہیں۔ مرزا عطاء اللہ خانصاحب ایجنٹ انگریزی دربار کابل میں ۹ - اگست کو داخل ہو گئے ہیں۔ جلال آباد میں انگریزی ایجنٹ کی نہایت درجہ کی تواضع و تکریم منجانب حکام کابل عمل میں آئی ہی۔ وزیر اعظم سلطنت روم نے سفیر انگریزی کو تسلی دی ہی کہ اگر روس کے ساتھ جنگ ہوا تو ترکی فوجیں تمہاری امداد کرینگی۔ ہرات سے تازہ خبر آئی ہی کہ قلعہ ہرات کی مرمت کے لئے ۳ ہزار آدمی مقرر ہوئے ہیں اور رات دن کام ہوتا ہی۔ امیر کابل کی ۱۲ ہزار فوج ہرات سے باہر خیمہ زن ہی۔ سنا گیا ہی کہ روسیوں کا جاسوس ہرات میں سازش کا جال پھیلا رہا ہی۔ مصنوعی جنگ کے لئے جو فوج فراہم ہوگی اُسکی تعداد پچاس ہزار ہوگی اور یہہ مصنوعی جنگ مقام میانمیر میں بڑے دن کے قریب ہوگا۔ سوڈان میں ایک اور مہدی پیدا ہوا ہی اور اُسکا نام مولوی حسن علی ہی۔ لنڈن سے خبر آئی ہی کہ ماہ جون ۱۸۸۶ء میں ایک جلسہ بڑا بھاری بتقریب پچاس سن جلوس حضور قیصر ہند منعقد ہوگا۔ طولون ملک فرانس میں ہیضہ کا بڑا زور ہوا اور سیکڑوں آدمی روزمرہ فوت ہوتے ہیں۔ پنجاب میں سواے ضلع لاہور اور لودیانہ کے عموماً بارش خاطرخواہ ہوگئی ہی۔ نیویارک سے خبر آئی ہی کہ اب ایسے آثار پائے جاتے ہیں کہ کل صوبجات متحدہ میں تجارت کو از سر نو رونق ہوگی۔ روس عہدنامہ کوریا کی تعمیل کرانے پر زور دے رہا ہی مگر انگلستان اور جاپان و چین شاہ کوریا کو مدد دینے پر اتفاق کرتے ہیں۔ سرحدی معاملات کیحالت بدستور ہی ہنوز کوئی فیصلہ روس سے نہیں ہوا ہی۔ کمیشن سرحدی آجکل مقام اندخان میں مقیم ہی اور تمام آدمیوں میں صحت اچھی ہی مگر خورد و نوش کی چیزیں بمشکل دستیاب ہوتی ہیں۔ مصری باغیوں نے مہدی کے مرنیکے بعد ایک اور سردار بنا لیا ہی اور اب باغی فوج مقام کسالا کو محصور کر رہی ہی۔ کاشمیر سے خبر آئی ہی کہ بھونچال برابر آتے ہیں اور بارش تاحال بالکل نہیں ہوئی ہی۔ مشہور ہوا ہی کہ گورنمنٹ روس نے ... میں یہہ حکم دیا کہ اسوقت اگر ممکن ہو تو مصر پر قبضہ کر لیا جائے۔ روسی پیشقدمیوں کی بابت ایک کتاب شائع ہوئی ہی اور عنقریب اُسکا اردو ترجمہ بھی مشتہر ہونیوالا ہی۔ قاہرہ میں آجکل امن و امان ہی اور کسی قسم کا اندیشہ فساد کا نہیں ہی۔ کلکتہ میں ایک نوجوان بنگالی نے شراب پی کر ایک عورت کو مار ڈالا تھا عدالت نے پھانسی کا حکم سنایا۔ بنگالیوں نے بڑے لاٹ صاحب سے اُسکے لئے معافی چاہی مگر نامنظور ہوئی اور قاتل دار پر لٹکایا گیا۔ رہتک و حصار میں بارش کے صدموں سے ریلوے لائن کو سخت صدمہ پہنچا ہی +

نُورافشاں

بھائی گورمکھ سنگھ صاحب اور مذہب عیسوی

۱۸- اگست کو جناب بھائی گورمکھ سنگھ صاحب ممبر خالصہ واسسٹنٹ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے شہر لودیانہ میں یہہ مشتہر کیا کہ آج شام کو میں ایک لکچر بھدوڑ ہوس یعنے محل سردار عطر سنگھ صاحب سی۔ آئی۔ ای میں دونگا۔ چنانچہ صاحب موصوف نے ایک اشتہار ہمارے پاس بھی بھیجا چونکہ اشتہار میں لکچر کا مطلب یہہ بتایا گیا تھا کہ مکتی اور عیسائی مذہب کے متعلق بیان کیا جاویگا۔ اسلئے ہمنے موقع لکچر پر جانا مناسب سمجھا۔ ہم ٹھیک ۶ بجے شام کے وہاں پہنچے۔ اور لکچر شروع ہوا۔ بھائی صاحب نے پورے پونے دو گھنٹہ تک لکچر دیا مگر سوائے اسکے کہ سارے عیسائی جھوٹے ہیں اور عیسائی مذہب باطل ہے اور کچھہ بیان نہیں کیا۔ اور اپنے دعوے کے ثبوت میں بے موقع اور بے مطلب اور غلط حوالے دیئے۔ مثلاً بیان کیا کہ توریت میں لکھا ہے کہ حضرت آدم کو سجدہ کرنیکی بابت فرشتوں کو کہا گیا مگر شیطان نے نہ مانا وغیرہ حالانکہ یہہ ذکر قرآن میں ہے نہ کہ توریت میں۔ ہم کو اسسے کچھہ غرض نہیں ہے کہ انہوں نے عیسائی مذہب کی بابت ہمارے خلاف کیوں بیان کیا ہمارا مطلب صرف یہہ تھا کہ دیکھیں لکچرار صاحب عیسائی مذہب کو باطل ٹھیرا کر کونسا راستہ اور طریقہ سکھہ مذہب کی رو سے نجات کا بتلاتے یا ظاہر کرتے ہیں مگر ایسا بالکل نہیں ہوا۔ انہوں نے ایک کلمہ بھی اپنی زبان سے مکتی کی بابت بیان نہیں کیا۔ ہم منتظر ہی بیٹھے رہے کہ دیکھیں سکھہ مذہب کے کونسے اصول مکتی کے بیان کئے جاتے ہیں لیکن جب لکچرار صاحب تھک گئے اور بیٹھہ گئے تب ہم بھی چلے آئے +

ہمارے ناظرین بخوبی واقف نہیں ہونگے کہ یہہ لکچر خاص لودیانہ میں کیوں ہوا اسلئے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس سے تو ہمارے ناظرین ضرور واقف ہونگے کہ نورافشاں میں بابو جیمل سنگھہ صاحب کی طرف سے سکھہ مذہب کی بابت بہت کچھہ لکھا گیا ہے۔ اور آجکل تمام پنجاب کے سکھوں میں اسکا چرچا ہو رہا ہے۔ اور ہمکو طرح طرح کی دھمکیاں بھی دی گئی ہیں خیر اُن دھمکیوں سے تو ہم نہ ڈرے۔ اب ہمارے سکھہ صاحبان نے شاید یہہ مناسب جانا ہوگا کہ آؤ ہم بھی عیسائی مذہب کی بابت کسیطرح سے ظاہر کریں کہ عیسائی مذہب جھوٹا ہے۔ اور اسی نیت سے یہہ لکچر لودیانہ میں کیا گیا کیا تعجب کہ اور شہروں میں بھی آجکل ایسا ہو رہا ہو پہلے جبکہ ہمارے پاس سکھہ صاحبان کی طرف سے دھمکی آمیز خطوط پہنچے تو اُنکی عبارت سے ظاہر ہوتا تھا کہ اب سکھہ صاحبان بہت ہی جوش میں ہیں مگر جب بھائی گورمکھہ سنگھہ صاحب نے لکچر دیا تو اُنہوں نے ملائمت اور نرم دل سے لکچر دیا تھا۔ نہ کہ بعض اہل اسلام کی مانند سخت الفاظ کا استعمال کیا تھا +

ہم اہل اسلام اور اہل ہنود سے جنمیں سکھہ صاحبان بھی داخل ہیں صرف یہہ دریافت کیا چاہتے ہیں کہ جس وقت آپ صاحبان وعظ کرتے تو بیان کرتے ہو کہ عیسائی مذہب جھوٹا ہے اور اسکا بانی خدا کا بیٹا نہیں ہے اور کوئی عیسائی نجات نہیں پاسکتا لیکن کوئی سکھہ کوئی مسلمان کوئی ہندو یہہ صاف صاف بیان نہیں کرتا ہے کہ نجات کا سچا اور خاص اصول یہہ ہے اور یہی اصول خدا نے مقرر کئے ہیں اور بغیر اِن اصولوں کے کوئی نجات نہیں پاسکتا +

ہمارے دیگر مذاہب والے بھائی جب ہمارے وعظوں کو سُنتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ہم دیگر مذاہب کی برائیاں جیسی کہ اُنمیں موجود ہیں صاف صاف معہ پتہ ونشان کے ظاہر کرتے ہیں اور عیسائی مذہب کی خوبیاں اور نجات کا سچا راستہ بتلاتے ہیں تو کیوں آپ صاحبان صاف طور سے کوئی نجات کا راستہ نہیں بتلاتے حقیقت میں یہہ صاف امر ہے کہ سوائے مذہب عیسوی کے اور کوئی بھی مذہب اس لائق نہیں ہے کہ اُسمیں نجات مل سکے اور سوائے مسیح کے کوئی دوسرا نام آسمان کے تلے ایسا نہیں دیا گیا کہ جس سے گنہگار بچ سکیں۔ صرف خدا نے اپنے بیٹے عیسیٰ مسیح کو گنہگاروں کی نجات کے لئے دنیا میں بھیجا اور وہ آیا اُس نے تمام جہاں کے گناہ اپنے سر پر اُٹھا لئے اور جہان کے لئے کفارہ دیا۔ وہ تمام جہان کے لئے ہے۔ جہان میں سے کوئی ہو کسی مذہب کا آدمی ہو۔ دانا ہو۔ بیوقوف ہو۔ عالم ہو۔ خواہ جاہل ہو امیر ہو خواہ غریب ہو۔ حاکم ہو۔ یا محکوم ہو۔ جو ہو سو ہو جو کوئی سچے دل سے مسیح کو اپنے گناہ کا مقر ہو کر قبول کرتا ہے وہی نجات کا وارث پائیگا اور بہشت میں جائیگا دوسرا کوئی بہشت کی شکل نہ دیکھیگا خواہ وہ کیسا ہی جپ تپ کرے حج کو جاوے۔ گنگا میں نہاوے۔ سو ہم تمام مذاہب والوں کو خبر دیتے ہیں کہ مسیح کے بغیر تمہاری نجات نہ ہوسکیگی + اسکی بابت کہ سوائے مسیح کے قبول کرنیکے کوئی نجات حاصل نہیں کر سکتا ہے ہم انشاءاللہ آیندہ میں مفصل لکھینگے +

گدھا نہ کودا کودی گون یہہ تماشہ دیکھے کون

اخبار آفتاب عالم تاب لاہور مطبوعہ ۱۹ اگست میں ایک صاحب بنام نہار عیسائیوں کا عیب جو لکھتے ہیں کہ میں بھی پہلے عیسائی ہو گیا تھا اور دھوکہ میں آگیا تھا۔ اور میں مسلمان تھا اب بھی مسلمان ہو گیا ہوں۔ اور عیسائی مذہب بالکل دھوکے کی ٹٹی ہے اور آخر میں عیب جو صاحب فرماتے ہیں کہ سکھہ دھرم ایک ایسا مذہب ہے جسکو کل مذاہب دنیا عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں +

واہ صاحب واہ۔ ابھی تک سکھوں نے تو اپنے مذہب کی عزت کا ثبوت نہیں دیا اور اگر ثبوت

دیا ہی تو یہہ کہ اسمیں بڑے بڑے عزت دار لوگ شامل ہیں۔ افسوس اور تعجب کی بات ہی کہ عیب جو صاحب اپنے آپکو مسلمان لکھتے ہیں اور سکھ مذہب کو آپ ہی نہیں بلکہ کل دنیا کو عزت کی نظر سے دکھلاتے ہیں حقارت سے نہیں دیکھتے۔ کیا تمام عرب جو دنیا میں شامل ہی سکھ مذہب سے واقف ہی جو سکھوں کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہی۔ کیا اسلام سکھ مذہب کو سچا جانتا ہی اور خدا کی طرف سے ہونا ظاہر کرتا ہی۔ کیا قرآن میں گورو نانک صاحب کی بابت بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہی۔ کیا انجیل میں دس بادشاہی کا متواتر ذکر آتا ہی۔ یہہ وہی بات ہوئی کہ دشمن کے ہاتھ باندھو لو اگر رستہ نہ ملے تو میری پگڑی اُتار کر باندھ لو۔ میری عزت چلی جاوے یا جاوے مگر میرا دشمن مجھسے بالاتر نہ ہونے پاوے+ بس اسیطرح انجیل کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ پلاطوس رومی حاکم جو بت پرست تھا اور ہیرودیس یہودی آپسمیں سخت دشمن تھے مگر مسیح کی مخالفت کے باعث سے جو وہ دونوں کرتے تھے آپسمیں دوست بنگئے۔ دیکھو انجیل لوقا ۲۳۔ باب ۱۲۔ آیت+

حاکمان روس کی سنگدلی

نمبر ۱۰

ایک دن ایسا ہوا کہ گلیبوون لکڑی کا ایک بوجھ گھر کے اندر لیجاتا تھا تو یکایک ایک سنناٹا سُننے میں آیا گویا کہ سلیج گاڑی کی آواز ہی اُسکے دل میں فوراً یہہ خیال آیا کہ شاید رہائی دینے والے آپہنچے ہیں اس باعث اُسکو ایسی خوشی پیدا ہوئی کہ بوجھ کو گرا دیا۔ اور رفیقوں کو بُلا کے اُنسے کہا کہ میں گاڑی کی آواز سُنتا ہوں گمان ہی کہ رہائی دینے والے آتے ہیں۔ اُنمیں سے ایک اپنا کام چھوڑ کان لگا کے آواز کو سُننے لگا لیکن اُسکے سُننے میں کچھ نہیں آیا۔ معلوم ہوا کہ یا تو ہوا بدل گئی یا گلیبوون کی بھول ہی۔ ردکیو کو خیال تھا کہ یہہ آواز درختوں کے پتوں کی ہی گلیبوون نے جواب دیا کہ نہیں نہیں میری بھول نہیں ہی کوئی مسافر ہمارے پڑوس میں آئے ہونگے جب بہت کان دہر کر سُننے لگے تھوڑے عرصہ بعد سٹروگنو نے کہا کہ مجھکو بھی گاڑی کی آواز سنائی دیتی ہی لیکن دور سے شاید سرحد کے قزاق آئے یا ہو سکتا ہی کہ محصول خریج لینے کے آپہنچے۔ اگر ایسا ہو تو بہت ہی جلد آئے اسلئے کہ فقط ماہ دسمبر کی آخری ہی یا ہو سکتا ہی کہ تاتاری سپاہی آس پاس کی چوکیوں پر سے آتے ہیں۔ ہر ایک آپسمیں اسطرح کا گمان کر رہا تھا کہ اب وہ آواز نزدیک آئی۔ چابکوں کی پھٹکارنے اور بڑے بڑے کتوں کے بھونکنے کا شور سُنائی دینے لگا۔ اسیر سب اسیر دریا کے کنارے پر دوڑے جہانسے ۹۔ آدمیوں کو بخوبی دیکھ سکے پس انہوں نے کیا دیکھا کہ چار سلیج گاڑی ہیں اور اُنپر تین صاحب مع نوکروں کے سوار دکن کی طرف سے آتے ہیں اور اُنکے آگے بھاری بھاری بھوٹ کے کتے بھونکتے ہوئے دوڑتے ہوئے آتے ہیں گمان ہوا کہ یہہ جانور اسیروں پر حملہ کرینگے لیکن اُنکے مالکوں نے سیٹی بجا کے اپنے پاس بلا لیا اور گاڑیاں کھڑی کیگئیں۔ سواروں نے اسیروں کو پکارا کہ تم کون ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ روسی ہیں۔ پھر اُن لوگوں نے کہا کہ یہاں کیوں آئے۔ یہہ تو مجرموں کا مقام نہیں ہی انہوں نے بالاتفاق کہا کہ ہم لوگوں نے یہہ جگہ از خود پائی اور اپنے رہنے کے لئے یہہ مکان بنایا۔ تب پھر انہوں نے کہا کہ کسنے تمکو مکان بنانیکی اجازت دی کیا تاتاری سپاہیوں نے تم کو نہیں روکا۔ کیا وہ یہاں نہیں آتے۔ کیا وہ تمہارے لئے روٹی اور برانڈی شراب نہیں بھیجتے۔ یہہ اور سوالات اس جلدی سے کئے کہ نہیں ہاں انہیں کے سوائے کوئی اور جواب دینیکا موقع نہیں ملا+ نو آدمیوں کے طور سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ سرکاری ملازم نہیں ہیں پر گمان ہوا کہ تجار ہیں سو گٹھہ داری کا کام کرتے ہیں اُنمیں سے دو آدمی آپسمیں کلام کرنیکے بعد گاڑی پر سے اُترے اور کمال آدمیت کے ساتھہ پیش آئے اور سلام کیا۔ پھر اُنہوں نے پوچھا کہ قزاقوں یا تاتاری سپاہیوں کے آنیکا کچھ خطرہ ہی تب اُنہوں نے کہا کہ چوکی پر سے سپاہی مہینے میں ایک بار یہاں آتے ہیں لیکن پھر نہیں۔ اسلئے کہ چوکی یہاں سے آٹھہ کوس کے فاصلہ پر ہی۔ اُنہوں نے کہا کہ چوکی کے سپاہیوں سے ہم نہیں ڈرتے تو بھی ہم نہیں چاہتے کہ اُنسے یا کسی سے ہمارے کام میں پیچ ہو۔ پھر اُنمیں سے ایک نے جسکی پوشاک مخملی تھی اور اسکا استر پوستینی تھا مخاطب ہوکر کہا کہ ملک روس اس سرزمین کے باشندوں سے جسقدر خراج مقررہ اُنسے لیتی تو بڑا فائدہ اُٹھاتی ہی چنانچہ ۲۔ سمور کے پوست ایک ایک سے لیتی اور اگر اتنا نہ ہو تو ایک ایک سمور کے پیچھے دو قاقم کے یا چار لومڑیوں کے یا چار بھیڑیوں کے اُنسے زیادہ دینیکی ضرورت نہیں ہی لیں اگر اُنکے سوائے کوئی پوست آپ لوگوں کے پاس ہوں تو ہم موجود ہیں کہ اور اجناس کی عوض میں انہیں لیویں۔ سٹروگنو نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تم لوگ تجار ہو اُنہوں نے جواب دیا کہ ہاں سرکاری ملازم ہم کو گٹھہ دار نام رکھتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے اور کیا نام ہی انہوں نے کہا کہ اسکے پوچھنے سے تمکو کیا فائدہ ہی اگر لین دین کرکے دونوں کا مطلب پورا ہو تو یہی کافی ہی۔ ہمارے پاس روٹی اور بیت اور برانڈی شراب اور بارود اور گولی اور چھریاں اور تلواریں اور بندوقیں اور کتانی قمیضیں۔ اور مصالح اور ایسی ایسی چیزیں موجود ہیں جو بدلے میں دے سکتے ہیں۔ گلیبوون نے کہا کہ اگر یہہ راز فاش ہو جاوے تو کیا ہوگا تب انہوں نے کہا کہ یہہ تو ہمارے ذمہ میں ہی محصلوں سے یہہ حال



پوشیدہ رکھنا کچھ مشکل نہیں ہے- تم پر یہہ فرض نہیں ہے کہ صاف بتلاؤ کہ ہم نے ضرورت کے لئے برے میں پوست دیئے- کیا سرکار تمہاری پرورش کی بابت کسی طرح کا فکر کرتی- ایسا کہکر قہقہہ مارا اور پھر کہا کہ کیا خوب ہمنے تمکو بھلے پایا کہ اسقدر سرکار کے لئے فکر کی لیکن ہمارا یہاں دیر تک رہنا ناممکن ہے کے سبب معاش گھٹا جاتا اور پھرتے وقت بہت سا لین دین کرنا ہے سو جلد فیصلہ کیجئے + باقی آئیندہ

فرخ آباد مشن

امریکن پرسبیٹیرین کلیسیا کے متعلق فرخ آباد مشن کا رپورٹ جسکا سال ۳۱- اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہوا چھپکر تیار ہو گیا ہے- اس مشن کے متعلق فرخ آباد- فتح گڈھ- الہ آباد- مین پوری- اٹاوہ- ایٹہ- مرار- قائم گنج- چھبرامئو- کاسگنج- فتح پور اور دریا میں کام جاری ہے- ان اضلاع میں ۱۳- پادری کام میں مشغول ہیں اور انمیں سے ۹- پادری ولائتی ہیں اور چار ہندوستانی ہیں- مشن کے کام کے مددگاروں کی یہہ کیفیت ہے یعنے ۷ کیٹی کسٹ ۱۹- ریڈر ۹- کالپورٹر ۵- امیدوار ریڈر ۳۸- بائبل وومن اور زنانہ معلمہ ۱۶- استاد جو لڑکوں کے اسکولوں میں تعلیم دیتے ہیں- یہہ کل کارگذار ۸۰- ہیں- جو ہندو اور محمدی معلم مشن اسکولوں میں کام کرتے ہیں انکی فہرست درج نہیں ہے- باپتسموں کی رپوٹیں بھی نہیں ہیں لیکن اسٹیشنوں کی رپوٹوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰۰- آدمی اپنے ایمان کے اقرار پر کلیسیاؤں میں شامل کئے گئے ہیں بعض بعض کلیسیاؤں نے رپوٹیں نہیں بھیجی ہیں اسلئے ہم یہہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آیا ان کلیسیاؤں میں لوگ شامل ہوئے ہیں یا نہیں +

اس رپوٹ میں ہم یہہ بیان بامید پاتے ہیں کہ ان کارگذاروں کے علاوہ جو کہ تنخواہ پاتے ہیں ایسے بھی آدمی ہیں جو کہ تنخواہیں پاتے ہیں تو بھی موقع بہ منادی کرنے کو مستعد ہیں- ان خوشی خوان منادوں میں سے کئی ایک سے الہ آباد کے مگھ کے میلہ میں اس کام میں بڑی مدد ملی- ہم اسکو بڑی ہمت بخش علامت تصور کرتے ہیں- یورپ اور امریکہ کی مسیحی کلیسیاؤں میں ہزارہا آدمی ہیں جو کہ بلاتنخواہ خوشی سے اپنی فرصت کے وقت کلام سنانے یا بائبل کی تعلیم کرتے یا دینی کتابیں تقسیم کرتے یا نیک کاموں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں- ہند کی کلیسیا کے شرکا نے بھی اس کام میں ہاتھ دینا شروع کر دیا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ ان خوشی خوان کارگذاروں کے شمار میں سال بسال ترقی ہوتی رہیگی اغلب ہے کہ جو روپیہ امریکہ میں دور دور مشنوں کے قائم رکھنے کے لئے اکٹھا کیا جاتا ہے اسکا نصف سے زیادہ روپیہ خوشی خوان اور بلاتنخواہی کارگذاروں کی کوششوں سے وصول ہوتے ہیں- سال گذشتہ میں امریکہ کی پرسبیٹیرین کلیسیا کی بیبیوں کی کوششوں سے ان مشنوں کے لئے ۵- لاکھ روپیہ جمع ہوئے اور یہہ کل کوشش انہیں لوگوں کی تھی جو تنخواہ نہیں پاتیں بلکہ خوشی بخوشی اپنا کام مفت کرتی ہیں +

(از مخزن المسیحی)

رانڈ کی عرضی

اس ہیڈنگ کا ایک مضمون لفافہ میں بند گمنام ہمارے پاس آیا ہے- اسکو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوگی کی پُردرد حالت آپ بیتی کسی تعلیم یافتہ بیوہ نے ظاہر کی ہے ایسے مضامین پر بحث کرنے سے اگرچہ ہمارے اصولوں کو کچھ تعلق نہیں- لیکن چونکہ یہہ ایک بڑی نازک اور پردرد حالت کا بیان ہے جسمیں کہ ہماری قوم کی ہزارہا رانڈیں مبتلا ہیں- ایسے موقع پر انکے ساتھ ہمدردی جتلانی اور اپنی قوم کے بزرگوں تک ان حالات کا پہنچا دینا [illegible] ہے- ہم نامناسب نہیں خیال کرتے ہم ذیل میں اس اصل مضمون کو حرف بحرف درج کرتے ہیں- اور اسکی نیک بخت کاتبہ کو اطلاع دیتے ہیں کہ آئیندہ بھی آپکی تحریرات کو رسالہ [illegible] کے ذریعہ سے شائع کرنے میں ہم دریغ نہ کرینگے + بشرطیکہ وہ سچے خیالات اور واقعی باتیں ہیں اور جو عموماً ہمارے اصول کے بھی مخالف نہیں- آپ ہمکو اپنا نام اور پتہ لکھ بھیجیں جسقدر ہمسے ممکن ہوگا- ہم اگر آپ کا منشا اظہار کا نہوگا ظاہر نہ کرینگے- اور متعدد طریقوں اور مختلف درد سے اپنی قوم کو اس ضروری امر کیجانب توجہ دلانے میں سعی کرینگے + ایڈیٹر

وھو ھذا

ہر ہو میلے کے ہم نہیں تماشہ کے ہم نہیں اوڑھنے کے ہم نہیں- پہننے کے ہم نہیں- چار عورتوں میں بیٹھ کے ہنسنے بولنے کے ہم نہیں ہیں ہمارا خاوند کیا مرا ہمارا تو سارا سکھ اپنے ساتھ لیگیا- یہہ ہو دنیا کے لوگ بڑے اکل کھرے[1] ہیں- اپنا ہی کھانا پہرنا اپنا ہی ہنسنا بولنا سمجھتے ہیں- ہم بیچاری دکھیا رانڈوں پر ذرا رحم نہیں کرتے- بڑے نرمجے[2] ہیں ذرا ہم کسی میلہ تماشہ میں جا نکلیں- ذرا ہمکو کوئی چار عورتوں میں بیٹھ کر ہنستا بولتا دیکھ لے تو اسیوقت ہم بیچاریوں کو نام دھرنے لگیں گے جی میں ایسا سوچینگے انکو یہہ خیال نہیں آتا کہ آخر ہمارا بھی تو جی ہے +

دھرکار[3] ہو ایسے جینے پر رات دن کولھو کے بیل کی طرح چلیں- گھر کا سارا دھندا کریں- چوکا باسن ہم کریں سارے کُنبہ[4] کا پیسنا ہم پیسیں جھاڑو بہارو سب گھر کے کام کریں پھر کھانے پہرنے کو کہاں نکلا دیں- ساس جدا بیٹھ دیتی ہے- دیورانی جٹھانی جیبھ پٹے[5] میں جلی جاتی ہے کہ ہمارے خاوند کی کمائی کھاتی ہے- جن رانڈوں کی ساس سسرے وغیرہ ہوتے ہیں انکے تو یہہ حال ہوتے ہیں

نوٹ (۱ اکل کھرا- خود غرض) (۲ بیرحم- کٹھور)

نوٹ (۳ لعنت- [illegible]) (۴ کنبا- خاندان- عیال) (۵ [illegible])

(۶ عفہ- غضب)

اور جو بچاری اکیلی دکیلی ہوتی ہو تو اسکی ایسی مٹی خراب ہوتی ہو کو پرمیشر دشمن کی بھی نکرے اگر اس بچاری کے پلے چار پیسہ ہوں تو اڑوسی پڑوسی ادھر اودھر کے بدمعاش روپیہ کے لالچ سے اُس بچاری کی عزت کے لاگو ہو جاتے ہیں اس بچاری نے ان بدمعاشوں کا بھرنا بھر دیا تو خیر ورنہ ایسا بدنام کرتے ہیں کہ ناک میں دم آجاتا ہو بھگوان کھووے ان بدمعاشوں کو یا اُٹھائے اس دنیا سے ہم رانڈوں کو +

رنڈے اپنا فوراً دوسرا بیاہ کر لیتے ہیں ہم بچاری رانڈوں نے کیا قصور کیا ہو جو ہمارا دوسرا بیاہ نہیں ہونے دیتے- مرجاویں وہ چودھری ناس جائے اُن لوگوں کا جو نیوگ[1] نہیں ہونے دیتے- بیکنٹھ باسا ہو سوامی دیانند سرستی کا اور بھلا ہو اُن آریا سماج والوں کا جو رات دن ہماری بہتری کے واسطے دل و جان سے کوشش کرتے ہیں

الـــمشتہـــر

ایک بیوہ عورت- از مذہب قوم کپو تھلہ

نورافشاں- امید ہو کہ اہل ہنود اس بیوہ کی عرضی پر بہت غور کریں گے- اور دیکھینگے کہ یہہ بیوہ کی فریاد حقیقت میں واجب ہو یا غیر واجب ہو ہمارا تو یہی خیال ہو کہ یہہ فریاد بجا اور درست ہو افسوس ہو کہ اہل ہنود شادی بیوگان کی طرف توجہ نہیں کرتے ہیں- کیا یہہ بھی ہندو دھرم میں لکھا ہو کہ بیوہ کی شادی مت کرو- اور اگر لکھا ہو تو کیا یہہ خدا کی طرف سے ہو- ہرگز ہرگز نہیں +

حفاظت ہندوستان

مضمون مندرجہ ذیل جو ہندوستان کی حفاظت کے بارے میں ہو اخبار پائنیر گزٹ میں درج ہاو +

[1] دوسری شادی- نکاح ثانی [2] خدا نصیب ہو

کہ طوفان اب ختم ہو گیا ہو اور اب عوام کا خیال دکانوں کی کھڑکیوں میں خوفناک شیروں کی تصویریں اور ناچتے ہوئے بھالوؤں کو دیکھکر حالت جوش میں نہیں رہا شاید گزشتہ تین ماہ کے حالات کو حسب قاعدہ ایسا سمجھ لینا چاہیئے جیسا کہ ایک پرواز کرتا ہوا چینی ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر ہمارے سامنے آیا اور یہہ کہکر وہ گیا ایک دم میں نظر سے کافور ہو گیا درحقیقت جیسی یہہ بات بیہودگی اور اس سے ایک طرح کی بیوقوفی ثابت ہوتی ہو اُسی قسم کی یہہ باتیں ہیں کہ کچھ حصّہ فوج کا یہاں رکھا جاوے کچھ وہاں رکھا جائے یہہ فوج یہاں رہے اور وہ وہاں جائے- پچاس ہزار فوج ہرات کے متصل خیمہ زن ہو گویا کہنے والوں کے نزدیک یہہ باتیں ایک تماشہ یا کھیل یا کچھ ہنسی ہو انکو کچھ کہتے ہوئے لگتا تھوڑا ہی ہو لیکن اب بھی ہم ہوش میں آگئے ہوں اور بیوقوفی ہمارے دماغ سے خارج ہو گئی ہو تو خیریت ہو اور ہم کاروائی ایک طریقے سے کرنا اختیار کریں اور ہندوستان کی سچی حفاظت کی کوشش کریں یہہ حفاظت پہاڑوں کے اُس طرف نہیں کیجائیگی بلکہ اسکا ہونا ہماری ہی سرحد میں لازم ہو اسکے واسطے میں نے دو نہایت ضروری جزو اس مفید سوال کے تجویز کئے ہیں اول حالت ہماری فوج کی دوم رضامندی اور خیرخواہی اور قوت ہمارے ہند کے راجاؤں اور شہزادوں کی گو جو لوگ ہندوستان میں نوکری کرکے ولایت گئے ہیں اور وہاں پنشنیں پاتے ہیں ہمارے خلاف کہیں گے لیکن ہم تو یہی کہیں گے کہ ہندوستان کی فوج کی حالت نہایت خراب ہو یعنے یہہ اس لائق نہیں ہو کہ کسی جنگ عظیم میں کام دے سکے یا کسی نہایت قواعد دان یورپ کی فوج سے مقابلہ کر سکے آدمی فوج میں معقول ہیں اور کثرت سے ہیں لیکن جس طریقہ سے اس میں افسر بھرتی ہوتے

قابل اعتراض ہو اور اسی سبب سے قواعد کے طریقے اور وردی میں عیب اور نقص ہیں +

سواروں اور پیادوں میں افسر جو منتخب ہوا کرتے ہیں وہ اکثر ضعیف اور سن رسیدہ ہوتے ہیں کیونکہ انکو ترقی بوجہ نیک چلنی اور قدامت کے دیجاتی ہو یہی اُنکے اوصاف متصور ہوتے ہیں مدت سے لوگوں کو نوکری کرتے کرتے فوج میں انکو موقع ملگیا ہو اور اُنہوں نے اپنے عزیز اور اقربا کو بھرتی کرا لیا ہو اور وہ خود اُن کے افسر ہو بیٹھے ہیں وہ اپنے عالم ضعیفی پر نازاں ہیں اور اپنے عہدہ جلیلہ کو بہت پسند کرتے ہیں کیونکہ تنخواہ معقول ملتی ہو- ایسے لوگ عہدہ افسری کا کام دینے کو کسیطرح لائق نہیں ہیں وہ اپنے پُرانے دوستوں اور عزیزوں کو نہیں چھوڑ سکتے ہیں- اس حالت میں ہم جرم کو نہیں جان سکتے ہیں اور قواعد نہیں قائم رہ سکتے ہیں اور طرفداری کی روک نہیں ہونے پاتی ہو اسکا نتیجہ یہہ ہو کہ سپاہی اپنے افسروں کی عزت نہیں کرتا ہو اور بغیر اس قسم کی عزت کے افسری محال ہو- ہندوستانی رجمنٹوں میں قدیم اور شریف خاندانوں کے لوگوں کو قواعد سکھلا کر اور امتحان لیکر افسر مقرر کرنا چاہئے تو اس ترکیب سے خاص قسم کا تعلق افسروں اور سپاہی میں ہو جائیگا اور جو خرابیاں موجودہ طریقے سے پیدا ہوتی ہیں وہ تمام دکمال دور ہو جائینگی +

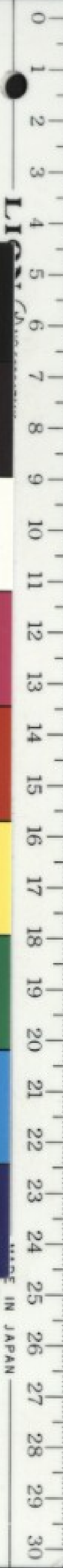
ہندوستانی رجمنٹوں میں یوروپین افسر نقصان رساں فوجی جماعت سے آتے ہیں جسکو آرمی کور کہتے ہیں اسمیں بھی ترقی عہدہ قدامت خدمات کے لحاظ پر ہوتی ہو اور افسر اس سبب سے وقتاً فوقتاً ایک رجمنٹ سے دوسری رجمنٹ میں تبدیل کئے جاتے ہیں اور سات یا آٹھ سال کے عرصہ میں اسیقدر تبدیلیاں ہوتی ہیں اسی وجہ سے جو افسر ایک رجمنٹ میں کچھ عرصہ تک رہتا ہو وہاں وہ دل سے کام نہیں کرتا ہو- عام قاعدہ

یہہ ہو کر کمانڈر ہندوستان سے بالکل تھک جاتا ہے اور اسیوجہ سے وہ عالم تنہائی اور خاموشی پسند کرتا ہے اور اسی امید میں رہتا ہے کہ کسیطور سے پنشن ملے تو اپنے گھر کو چلوں وہ یہی چاہتا ہے کہ ابھی یوں ہی چلنے دو، اور اسی امید میں رہتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ یا خدا وہ دن آئے کہ یہاں سے چلدیں کیونکہ وہ یہاں کے کام سے خوش نہیں ہے کمانڈران ونگ کو سچ پوچھیے تو کوئی ایسا کام نہیں ہے لیکن وہ بیکار کام کرتے ہیں — ایڈجوٹنٹ جنرل کل رجمنٹ کا بندوبست کرتے ہیں اور کوارٹر ماسٹر کپڑوں کو دیکھتا ہے اور اسکا انتظام کرتا ہے اور ونگ سب آلٹرن کے واسطے کوئی خاص کام ہی نہیں ہے وہ رجمنٹ کے ساتھ جانے اور پیچھے پیچھے چلتے ہیں اب خیال کرو کہ یہہ رجمنٹ کام کیوقت کیا کرے گی — جو چند یورپین افسر ہیں انکا کوئی خاص کام مقرر نہیں ہے اور وہ سپاہ کو اچھی طرح جانتے بھی نہیں ہیں اور ہندوستانی افسری کے کام کے لایق ہی نہیں ہیں — آگے چلنے دیکھئے کیا ہوتا ہے جہاں چند یورپین مارے گئے پس اب یہی سمجھیے وہ گھر چڑیہی رجمنٹ کہاں گئی تھی کہیں کچھ نام بھی باقی رہا — خود اسٹاف کار ہیں ایک نہایت بیہودہ طریق پر بھرتی کئے جاتے ہیں نوجوان افسر یورپین رجمنٹوں کے اسمیں بھرے جاتے ہیں ویسی نہیں داخل ہوتے ہیں لیکن کم اتفاق اور غربت اُن سے ایسا کراتی ہے اور یا تو انکی رجمنٹ اسوجہ سے انکو دور کر دیتی ہے کہ وہ بیصرف اور بدنام ہوں یا یہہ کہ زیادہ قرضدار رہوں — اب سب کی چارہ جوئی یہہ ہے کہ برٹش افسروں کی تعداد رجمنٹوں میں بڑھا دیجاوے کم سے کم ہر فوج اور کمپنی میں دو انگریزی افسر بھیجنا چاہئے اور سیدھے سینڈہرسٹ کی رجمنٹوں میں شامل ہونے کو بھیجے جائیں اور [illegible] رجمنٹ میں جبتک رہیں قائم رہیں

اور اگر ترقی بھی ہو تو اسی رجمنٹ میں ہو مفصل عہدے مثلاً ونگ کمانڈر اور دوسرے افسروں کے بکلم موقوف کر دینا چاہیے ۔

جس زمانہ میں رجان کمپنی تھی تو بہت سی عجیب وغریب قسم کی باتیں رائج تھیں انہیں سے کچھ کچھ ہندوستانی فوجیں بھی ابھی تک باقی ہیں پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ ہندوستان میں سب سے زیادہ عجیب وغریب ہے اُسیطرح پھر چلتا ہے جیسا قدیم زمانہ میں تھا صورت تو کچھ تبدیل ہو گئی ہے لیکن قوت اُسی قسم کی ہے ایک خود مختار شاہزادے یا راجہ کے دربار میں ایک پولیٹیکل ایجنٹ ہوتا ہے اور اُسکی ہمراہی میں مددگاری کے واسطے بہت سے ملازمین اور ہوا کرتے ہیں بہت توپوں سے انکی سلامی داغی جاتی ہے ایک جھنڈا کھڑا ہوتا ہے اور اُس کے ساتھ رسالہ سوار و نگار زرق برق چلتا ہے اور عجیب وغریب چپراسی طلائی و نقرئی کام کی ہوتی ہیں یہہ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ اسٹاف کار پس سے بنتی ہے یعنے اسکے لوگ اسمیں شامل کئے جاتے ہیں — نوجوان افسر جب اس میں شامل ہوتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے نوابوں اور راجاؤں کے دربار میں بھیجے جاتے ہیں یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کام سیکھ لیں گے اسیوجہ سے جب وہ شاہزادگان ہند سے ملتے ہیں تو چونکہ انہوں نے اس قسم کی تعلیم تو پائی ہی نہیں اور نہ کچھ سیکھی تھا وہ ناواقف ہی رہے اور جس عہدے کے واسطے انکا تقرر ہوا تھا اُس کام کے لئے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں اب دیکھئے آگے چلئے پس گل دیگر شگفت انکے دل میں یہہ خیال پیدا ہونے لگتا ہے کہ ہندوستانی ریاست سرکار نے اسغرض سے رکھی ہے کہ پولیٹیکل ایجنٹ اور اس کے عملہ والوں کا چین گیا لیکن افسران پولیٹیکل کی وجہ سے ہندوستانی شاہزادگان اور مہاراجگان کے دلوں میں ایک طرح کی شکن پڑجاتی ہے اور وہ ان کی حرکات اور سکنات سے بہت رنجیدہ رہتے ہیں — شاہزادگان اور راجگان کے دلوں میں گویا یہہ خیال رہتا ہے کہ ہم لوگ برائے نام حاکم ہیں اور ہم لوگ مجبوراً راج کرتے ہیں ورنہ اصل مالک تو پولیٹیکل ایجنٹ ہے کیونکہ وہ ہمارے ہر کام میں دست اندازی کرتا ہے اور دیکھتا رہتا ہے — ذرا ذرا سی افسردہ خاطری یہہ لوگ راجاؤں کے ساتھ کرتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ سرکار کا ایسا حکم ہے یہہ لوگ انکا دل جلاتے ہیں اور انکے خیالات کو بالکل خراب کر دیتے ہیں جنسے نمک حلالی اور خیرخواہی اور وفاداری پیدا ہوتی ہے یہہ امر سب سے زیادہ ضروری ہے کہ ہم لوگ راجگان ہند پر سچا اور پورا اعتماد رکھیں اور جو پرانے خیالات تھے انکو دور کر ڈالیں — ہمکو نہایت معتبر ذریعوں سے معلوم ہوا ہے کہ راجگان اور مہاراجگان ہند برٹش انڈیا کے لوگوں پر بہت سوشیل اختیار اور زور رکھتے ہیں چند سال پہلے جب ہندوستانی ریاستوں میں بڑی ظلم اور تعدی اور جرائم بہت ہوا کرتے تھے اور مہاراج عیاشی وغیرہ میں صرف ہوتا تھا اور حاکم کے چاروں طرف خوشامدی اور بیوقوف پوجاری بیٹھے رہتے تھے اسوقت میں البتہ ہوشیاری اور نگہبانی پولیٹیکل ایجنٹ کی بڑی ضرور تھی اور اُسوقت یہہ بھی لازم تھا کہ ایسے حاکموں کو اطلاع دیتے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو سرکار ناراض ہوگی لیکن اب وہ سب باتیں نہیں ہیں مگر پولیٹیکل ایجنٹوں کے طور و طریق اُسیطرح کے ہیں جیسے پہلے تھے راجگان و شاہزادگان ملک ہند اس زمانہ میں روشن طبع اور تعلیم یافتہ ہیں اور وہ اپنی سلطنت کی حکومت نہایت عمدگی اور خوبصورتی سے کرتے ہیں — مدارس کالج — لاکورٹس (قانونی کچہریاں) شفاخانے آبپاشی کے محکمے اور ریلوے وغیرہ یہہ سب ہیں ان سب میں





روبکار میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس

مسٹر چارلس پادری نیوٹن صاحب پریزیڈنٹ ماسٹر مولراج صاحب وایس پریزیڈنٹ بابو شب سرنداس صاحب لالہ گوبند رام صاحب سید نظام الدین صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب منشی رحیم بخش صاحب چودھری ایشر سنگھ صاحب چودھری علی بخش صاحب و نواب علی محمد خان صاحب ممبران واقع ۱۷ - اگست ۱۸۹۵ء +

نمبر ۱ - در دفعہ درخواست سردار علی محمد خان صاحب بدرخواست ملنے مبلغ ما رفیس باجہ میلہ رکھہ بابت ماہ جون و جولائی ۱۸۹۵ء بحساب فی ماہ ص + ما ردیا جاوے +

نمبر ۲ - چار قطعہ عرائض لالہ رام جیداس و سردار علی محمد خان صاحب بدرخواست عطا ہو مبلغ لیہ مصارف انعام میلہ رکھہ بابت چار ماہ از اپریل ۱۸۹۵ء لغایت جولائی ۱۸۹۵ء بہ تفصیل ذیل بابت اپریل سنہ بابت مئی سنہ - بابت جون سنہ - بابت جولائی سنہ لیہ دیئے جاویں +

نمبر ۳ - روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۲۹ - جولائی ۱۸۹۵ء مشعر اسکے کہ میونسپل لودیانہ سے ڈیوس صاحب کو مبلغ عسہ روپیہ ملتے ہیں اب بافزائش مبلغ ۲ روپیہ عسہ مارچ ۱۸۹۵ء سے ملا کریں تاکہ مجموعہ جو میونسپل جگرانوں و رائے کوٹ سے ملتے ہیں وسہ تنخواہ ڈیوس صاحب ہو جاوے + منظور ہوا جواب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مرسل ہووے +

نمبر ۴ - عرضی لکھن و نور محمد چپراسیان لائبریری منشئہ حکم جناب صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر بمراد عطا فرمائے جانے مبلغ عہ عہ علاوہ تنخواہ آمدنی چنگی سے جو بابت خدمت صفائی سابق سے انکو ملا کرتا تھا + عہ عہ ماہواری چندہ سے دیا جاوے اطلاع اسکی بخدمت جناب صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر کیجاوے +

نمبر ۵ - اسٹمٹ تیاری نالی معہ فرش جدید واقع محلہ بافندگان و بیٹ گنج بہ تعداد لیے + اسٹمٹ منظور ہوا کہ زیر زیر نگرانی ممبر حلقہ کام جاری کرے +

نمبر ۶ - اسٹمٹ فرش و نالی محلہ بدھصنی بہ تعداد عللہ اسٹمٹ منظور ہوا اور سیر زیر نگرانی ممبر حلقہ کام جاری کرے +

نمبر ۷ - اسٹمٹ مرمت فرش خشتی محلہ شیخان بہ تعداد للعہ + سب کمیٹی تعمیرات معاینہ موقع کرکے رپوٹ کرے +

نمبر ۸ - اسٹمٹ تیاری کوٹ جدید سڑک لنگر بازار پھولائی از چوک روڑا مل تا چوک بازار پنساریاں بتعداد عہ + اسٹمٹ منظور ہوا اور سیر بہ نگرانی ممبر حلقے کام جاری کرے +

نمبر ۹ - اسٹمٹ کوٹ جدید سڑک لنگر بازار مرگنج از ناکہ چنگی مرگنج تا چوک بازار خرادیاں بہ تعداد عہ + اسٹمٹ منظور ہو بجٹ تعمیر پاخانجات سے منتقل ہو کر خرچ کیا جاوے اور سیر کام پر نگرانی ممبر حلقہ جاری کرے +

نمبر ۱۰ - سوال سانوں پسر الٰہی بخش لوہار محلہ نعلبندان بگذارش اسکے کہ چار گھروں کا پانی غلیظ میرے گھر سے ہو کر جس سے میرے گھر میں بو رہتی ہے اب جو فرش اور نالی سرکاری محلہ میں بن رہی ہے اُسی نالی میں وہ پانی بھی ڈالا جاوے معہ رائے ممبر حلقہ بتائید سائل +

لالہ گوبند رام و بابو شب سرن داس و سید نظام الدین صاحبان سب کمیٹی موقع دیکھ رپوٹ آئندہ کمیٹی میں پیش کریں +

نمبر ۱۱ - عرضی داروغہ صفائی بدرخواست منتقل فرمائے جانے شہریار عیوض عبدالکریم عرف چھوٹو چپراسی رخصتی کے + بجائے عبدالکریم عرف چھوٹو عطا محمد امیدوار مستقل مقرر ہو +

نمبر ۱۲ - رائے سب کمیٹی بجواب رزولیوشن نمبر ۲۵ مورخہ ۲۰ - جولائی سنہ حسب منشا سرکلر نمبر مورخہ ۱۲ - فروری سنہ مشعر اسکے کہ ۲۰ - لفر دائی پائے شہر مندرجہ فرد ہمرد یف نے سیکھنا کام دایہ گری لودیانہ میں رہکر منظور کرلیا ہے تجویز منگوائے جانے استاد کی کیجاوے + رائے سب کمیٹی منظور ہوا ایک استاد دایہ مقرر کی جاوے وقت آنے دایہ کے دیگر قواعد تعلیم وغیرہ تجویز ہونگے +

نمبر ۱۳ - رائے سب کمیٹی تعلیم بجواب رزولیوشن نمبر ۲۳ مورخہ ۲۰ - جولائی ۱۸۹۵ء حسب منشا چٹھی جناب پادری میلکوم صاحب مورخہ ۱۶ - جولائی سنہ مشعر اسکے کہ تلسی رام طالب العلم اب مشن میں عہ روپیہ کا ملازم ہے اسلئے حاجت دینے وظیفہ کی نہیں + رائے سب کمیٹی منظور ہے نامنظوری درخواست سائل سے جناب پادری میلکوم صاحب پرنسپل مشن سکول کو اطلاع دیجاوے +

نمبر ۱۴ - کیفیت داروغہ چنگی مشعر چالان کرنے گوربخش گماشتہ سریرام شادی رام کو بمقدمہ سرکار بذریعہ اتم چند مخبر مدعی سریرام شادی رام مدعا علیہم علت عشرہ محصول + مقدمہ بصیغہ فوجداری بحضور صاحب مجسٹریٹ چالان کیا جاوے +

نمبر ۱۵ - کیفیت داروغہ چنگی مشعر چالان کرنے رودیا مستری مقدمہ سرکار مدعی بنام رودیا مستری مدعا علیہ علت عشرہ محصول لکڑی + بمراد سپردگی مقدمہ بصیغہ فوجداری روبکار بخدمت جناب صاحب مجسٹریٹ ضلع مرسل ہووے +

نمبر ۱۶ - روبکار صاحب پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ مورخہ ۱۵ - اگست سنہ بمقدمہ سرکار مدعی بنام سماۃ حسن قصاب علت خلاف ورزی دفعہ ۱۰۰ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ء + بحکم صدر +

نمبر ۱۷ - بل مرسلہ مہتمم سول سرجن لودیانہ مورخہ ۱۳ - جولائی سنہ تعدادی عہ بابت قیمت فلٹر + دیہہ روپیہ دیئے جاویں +

نمبر ۱۸ - رپوٹ داروغہ چنگی بگذارش اسکے کہ کریم اللہ

ملازم روشنی باوصف گذرنے میعاد رخصت واپس نہیں آیا حفیظ اللہ پسر او رعیوض اُسکا کام کرتا ہی بجائے اُسکے مستقل فرمایا جاوے + تقرری حفیظ اللہ پسر اُسکے کی منظور ہی +

نمبر ۱۹ - سوال تیجا سنگھ بگذارش اسکے کہ بابت مرمت مکان جو نوٹس بنام میسر روارثان رائے بھاگ سنگھ جاری ہوا اُسمیں پتہ مکان شکستہ کا درج نہیں تا کہ تعمیل حکم کی کیجاوے کیونکہ مکانات ہمارے لودیانہ میں بہت ہیں + نوٹس میعادی ایک ہفتہ معہ پتہ کے اور دیا جاوے +

نمبر ۲۰ - سوال سائیں تیم شاہ فقیر بدرخواست معافی قصور خود بسبب خلاف ورزی دفعہ ۸۰ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۸۴ء + ملتوی رہے آیندہ کمیٹی میں پیش ہو +

نمبر ۲۱ - تخمینہ تیاری نالی جدید کوچہ کمہاران محلہ ڈھولیاں تعدادی ماعہ + اسٹمٹ منظور ہی کام اور سپر نگرانی ممبر حلقہ جاری کرے +

نمبر ۲۲ - عرضی چودھری علی بخش ممبر کمیٹی بدرخواست اسکے کہ جو کام نالیات تعدادی ماعہ ملتوی کیا گیا تھا بنایا جانا اُسکا ضروری ہی + اسٹمٹ منظور ہی زیر نگرانی ممبر حلقہ اور سپر کام جاری کرے +

نمبر ۲۳ - عرضی سردار علی محمد خان معہ حساب بمصارف تیاری پاخانجات گورنمنٹ سکول بصرف ماعہ منجملہ ماعہ منشا اسکے کہ ... سے جو بچت میں رہے وہ تین پاخانہ چھت ڈالی جاوے + منظور ہی مگر ہوا آنے کی جگہ رکھی جاوے +

نمبر ۲۴ - کاغذات پنڈت چیت رام تعمیر بالاخانہ بلا حصول اجازت و معافی قصور خود + قصور معاف اجازت نامہ دیا جاوے +

نمبر ۲۵ - رپورٹ سب کمیٹی تعلیم واسطے عطائے بمصارف تقسیم چوڑیاں و مٹھائی مدرسہ زنانہ محلہ ڈھولیاں بلبہ دیے جاویں +

نمبر ۲۶ - آیندہ کونسل کام تعمیرات و مرمت سب کمیٹی تعمیرات دیکھا کرے رپورٹ اپنی جنرل کمیٹی واسطے منظوری پیش کیا کرے + منظور ہی سب ممبر صاحبان کو اطلاع دیجاوے +

نمبر ۲۷ - خط شاہزادہ نادر صاحب واسطے قائمی حد زمین مسجد و باغ میونسپل + سب کمیٹی تعمیرات تعمیل کرے +

نمبر ۲۸ - اکثر حلوائی وغیرہ شیر میں پانی ملاتے ہیں اسکا انتظام کیا جاوے + خواجہ احسن شاہ - چودھری ایسر سنگھ - نواب علی محمد خان - بابو شب سرنداس صاحبان سب کمیٹی مقرر ہوکر انتظام کریں اور ۲ - عدد لکٹامیٹر صاحب پریزیڈنٹ منگوا دیں +

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت هفته مختتمه ۱۸ - اگست ۱۸۸۵ء

حصار - صدر میں بارش ۲/۱۰ - ۴ انچہ ہوئی تحصیل ہانسی اور بھوانی میں بہت بارش ہوئی - صحت اچھی ہی فصل خریف لہلہا رہی ہی - نرخ اجناس ارزان ہوتا جاتا ہی +

دہلی بارش ۹/۱۰ انچہ ہوئی صحت اچھی ہی - فصل خریف کی امید اچھی ہی - نرخ اجناس کم و بیش ہوتا رہتا ہی +

انبالہ بارش ۶/۱۰ انچہ ہوئی - صحت عمدہ ہی فصل خریف لہرا رہی ہی - فصل کی امید عمدہ ہی - نرخ اجناس بدستور ہی +

جالندھر بارش ۵/۱۰ انچہ ہوئی زیادہ بارش کی ضرورت ہی - صحت عمدہ ہی بسبب امساک بارش فصل کا نقصان ہو رہا ہی - نرخ اجناس بدستور ہی +

فیروزپور موگا میں ۱/۲ - ۲ - انچہ بارش ہوئی فیروزپور ملکتسر و زیرا میں خفیف سی بارش ہوئی - اور بارش کی ضرورت ہی - صحت عمدہ ہی فصل کی امید اچھی ہی نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہی +

امرتسر بارش ۸/۱۰ انچہ ہوئی - صحت اچھی ہی اور فصل کی امید عمدہ ہی - نرخ اجناس بدستور ہی +

سیالکوٹ بارش ۱ - انچہ ہوئی - صحت عمدہ ہی فصل کی امید اچھی ہو گئی ہی - نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہی +

لاہور بارش کی بہت ضرورت ہی صحت عمدہ ہی کاشت فصل خریف قریب الاختتام ہی - نرخ اجناس بدستور ہی +

ملتان بارش ۲/۱۰ - ۲ - انچہ ہوئی صحت اچھی ہی فصل خریف کی امید عمدہ ہی - نرخ اجناس کسیقدر گراں ہو گیا ہی +

لودیانہ

۲۲ - اگست کو قریب گیارہ سے بارہ بجے تک خوب زور شور سے بارش ہوئی ہی جس سے پژمردہ گھاس میں کسیقدر جان آگئی ہی - تین چار روز سے بادل آثار ہا اور لگاہے گا ہے تقاطر ہوتا رہا - تاہم مگر خوب کھل کر بارش ۵ - و ۲۶ کو ہوئی - اور میر کجا سے بھی خبر آئی ہی کہ بارش ہو گئی ہی +

جناب منشی جودھ سنگھ تحصیلدار جگراؤں نے ایک ماہ کی رخصت حاصل کی ہی اور بجائے صاحب موصوف کے منشی جو گل کشور صاحب قائم مقام مقرر ہوئے ہیں +

۲۴ - اگست کو قانونگویوں کا امتحان ہوا ہی دیکھئے کون کون پاس ہو +

جو لوگ گرفتار تھے وہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی پیشگاہ میں انکا مقدمہ دایر تھا وہ سات سات سال کو قید ہو گئے ہیں +

افواہاً سنا گیا ہی کہ ضلع لودیانہ کے بندوبست میں پھر کچھ ترمیم ہوگی اگر یہ صحیح ہو تو یقین ہی کہ جمع بندی کچھ

